113758 ـ بغير كسى اعتقاد كے منگنى كى انگوٹھى پہننے كا حكم

سوال

ان شاء اللہ عنقريب ميرى منگنى ہونے والى ہے، مجھے علم ہے كہ منگنى يا شادى ميں انگوٹھى پہننا اور پہنانا مسلمانوں كى عادات اور رسم و رواج ميں نہيں، اگر دولہن اور اس كى والدہ كى رغبت ہو كہ وہ انگوٹھى پہنائيں تو يہ كيسا ہے ؟
ميں نے سوال نمبر (11446) كے جواب ميں شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كا فتوى پڑھا ہے جس ميں وہ بيان كرتے ہيں كہ:
" منگنى كى انگوٹھى كى رسم ميں انگوٹھى پہنانا دبلہ كہلاتا ہے، اصل ميں انگوٹھى ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اس انگوٹھى كے ساتھ جو اعتقاد ركھا جاتا ہے وہ صحيح نہيں، بعض لوگ اپنا نام منگنى كى انگوٹھى پر لكھواتے ہيں جو منگيتر كو دي جاتى ہے، اور اسى طرح لڑكى بھى اپنا نام لكھواتى ہے جو اپنے منگيتر كو ديتى ہے، اس ميں ان كا خيال يہ ہوتا ہے كہ يہ چيز خاوند اور بيوى ميں تعلق گہرا كرتى ہے.
اس حالت ميں يہ رسم اور انگوٹھى حرام ہوگى، ميں يہ اعتقاد نہيں ركھتا، اور نہ ہى دولہن يہ اعتقاد ركھتى ہے كہ يہ انگوٹھى كسى ارتباط كا باعث بنتى ہے، كيا اگر ميں اپنى منگيتر اور اپنے ليے منگنى كى انگوٹھى خريدوں تو اس ميں كوئى حرج تو نہيں، ميرى انگوٹھى چاندى كى ہوگى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

منگنى كے وقت ايك دوسرے كو انگوٹھى پہنانا كوئى پرانى رسم اور عادت نہيں، بلكہ يہ نصرانى رسم ہے، افسوس كے ساتھ يہ مسلمانوں ميں بھى عام ہونے لگى ہے، اور غالبا اس كے ساتھ غلط قسم كے اعتقادات بھى پائے جاتے ہيں، مثلا يہ اعتقاد ركھا جاتا ہے كہ يہ محبت پيدا كرتى ہے، اور خاوند و بيوى كے مابين ارتباط اور تعلق قائم كرتى ہے، اور اس كا اتارنا يا اس كى جگہ تبديل كرنا نحوست سمجھا جاتا ہے.

شيخ عطيہ صقر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" منگنى يا شادى كى انگوٹھى كا ايك قصہ ہے جو كئى ہزار سال پہلے كى طرف لوٹتا ہے، كہا جاتا ہے كہ: سب سے پہلے اس رسم كى ايجاد فرعونوں نے كى تھى، پھر يہ اغريق كے دور ميں ظاہر ہوئى، اور ايك قول يہ ہے كہ يہ اصل ميں قديم اور پرانى رسم سے ماخوذ ہے كہ:

منگنی کے وقت لڑکی کا ہاتھ لڑکے کے ہاتھ میں دیا جاتا اور لڑکی کے والد کے گھر سے نکلتے وقت دونوں کے ہاتھوں میں لوہے کی زنجیر ڈالی جاتی پھر لڑکا اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا اور لڑکی اس کے پیچھے پیدل چل کر خاوند کے گھر پہنچتی دونوں گھروں میں مسافت زیادہ بھی ہو سکتی ہے، پھر انگوٹھی کی عادت بطور رسم و تقلید پوری دنیا میں بن گئی.

اسے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی میں پہننے کی عادت اغریقوں سے لی گئی ہے، ان کا اعتقاد تھا کہ دل کی رگ اس انگلی سے گزرتی ہے، اور اس کی شدید حرص رکھنے والوں میں انگریز شامل ہیں

ایک قول یہ بھی ہے کہ: منگنی کی انگوٹھی کی رسم نصرانی رسم ہے، اور مسلمانوں نے اس عادت میں ان کی تقلید کرنا شروع کر دی ہے، اس کے سبب سے صرف نظر کرتے ہوئے دونوں ہی پہننے کی حرص رکھتے ہیں، اور اسے اتارنا اور نہ پہننا منحوس سمجھتے ہیں، دین اس کی کوئی صحیح نہیں سمجھتا " انتہی

اگر تو اس میں کوئی اعتقاد نہ رکھا جائے، اور نہ ہی اسے اتارنا نحوست کی علامت سمجھا جائے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ کراہت کے ساتھ اسے پہننا جائز ہے.

اس وقت مسلمانوں میں پہننے کی عادت بن جانے نے اسے کافروں کے ساتھ حرام مشابہت سے خارج کر دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دبلۃ: یہ ایک انگوٹھی ہے جو مرد اپنی بیوی کو بطور ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے، بعض لوگ یہ انگوٹھی شادی کرتے وقت یا شادی کا ارادہ کرتے وقت بیوی کو پہناتے ہیں، یہ عادت پہلے تو ہمارے ہاں معروف نہ تھی، شیخ البانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نصاری سے ماخوذ ہے، اور یہ کہ خاوند اور بیوی کنیسہ میں پادری کے پاس جاتے ہیں تو عورت اپنی چھوٹی اور اس کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہنتی ہے، مجھےاس کی کیفیت کا تو علم نہیں.

لیکن وہ کہتے ہیں کہ: یہ نصاری سے لی گئی ہے، اس لیے اسے بلاشک و شبہ ترک کرنا اولی و بہتر ہے، تا کہ ہم دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کریں.

اس پر مستزاد یہ کہ: بعض لوگ اس میں اعتقاد رکھتے ہیں اور جو انگوٹھی دینا چاہیں اس پر اپنا نام لکھواتے ہیں، اور وہ لڑکی بھی اپنے خاوند کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنا نام لکھواتی ہے، ان کااعتقاد ہوتا ہے کہ جب تک بیوی کے نام والی یہ انگوٹھی خاوند کے ہاتھ میں رہےگی، اور بیوی کے ہاتھ میں خاوند کے نام والی انگوٹھی رہےگی تو ان میں علیحدگی نہیں ہوگی.

یہ عقیدہ رکھنا ایک قسم کا شرک ہے، اور یہ اس تعویذ وغیرہ میں شامل ہوتا ہے جو مشرکین کرتے تھے کہ اس سے

خاوند اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے لگتی ہے.

اس عقیدہ کے ساتھ یہ انگوٹھی پہننا حرام ہوگی، تو اس طرح یہ انگوٹھی اب دو قسم کی اشیاء ضمن میں لیے ہوئے ہے ایك تو یہ نصاری کی عادت سے ماخوذ ہے، اور دوسرا یہ کہ اس میں خاوند اور بیوی آپس میں ارتباط کا عقیدہ رکھتے ہیں، تو اس طرح یہ شرك کی ایك قسم بن جائیگی.. اس لیے ہم اسے ترك کرنا ہی بہتر سمجھتے ہیں " انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشھری (46 / 1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" میرے رائے تو یہی ہے کہ منگنی کی انگوٹھی پہننا کم از کم مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ غیر مسلموں کی عادت سے ماخوذ ہے بہر حال مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حالت میں اس طرح کی تقلید سے اپنے آپ کو دور ہی رکھے، اور اگر اس میں اعتقاد بھی رکھا جائے جیسا کہ بعض لوگ منگنی کی انگوٹھی میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے تو پھر یہ اور بھی شدید اور عظیم گناہ کا باعث ہوگی.

کیونکہ یہ انگوٹھی نہ تو خاوند اور بیوی کے تعلقات پر کوئی اثراندازی ہوتی ہے اور نہ ہی محبت پیدا کرتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایك افراد نے منگنی کی یہ انگوٹھی پہن رکھی ہوتی ہے، لیکن خاوند اور بیوی میں ایسا اختلاف اور مخالفت پائی جاتی ہے جو انگوٹھی نہ پہننے والوں میں نہیں ہوتا، بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ انگوٹھی نہیں پہنی لیکن وہ اپنی بیویوں کے ساتھ محبت و پیار سے رہ رہے ہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (18 / 112).

منگنی کی انگوٹھی کوئی بھی نواجوان اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھوں میں نہیں پہنا سکتا اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ تو اس کے لیے ایك اجنبی عورت ہے، نہ تو وہ اسے چھو سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مصافحہ کر سکتا ہے، اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ منگنی کی انگوٹھی مت پہنے، بلکہ آپ اس کی بجائے عام انگوٹھی پہن سکتے ہیں.

واللہ اعلم .